رسالہ نمبر: 116
نیک بننے کا نسخہ
40 مدنی انعامات
63 مدنی انعامات
72 مدنی انعامات
27 مدنی انعامات
52 مدنی انعامات
92 مدنی انعامات
83 مدنی انعامات
قد آور سانپ 2
کون سا عمل زیادہ افضل؟ 14
بیٹے کی موت پر مسکراہٹ 7
تعزیت کے 16 مدنی پھول 19
شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی
دامت برکاتہم العالیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

نیک بننے کا نسخہ [1]

غالباً شیطٰن بیان کا یہ رسالہ (24 صَفْحات) نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ پورا پڑھ کر شیطٰن کے وار کو ناکام بنادیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک شَخْص نے خواب میں ''خوفناک بلا'' دیکھی، گھبرا کر پوچھا: تُو کون ہے؟ **بلا** نے جواب دیا: ''میں تیرے بُرے اعمال ہوں۔'' پوچھا: تجھ سے نَجات کی کیا صورت ہے؟ جواب ملا: **دُرُود شریف کی کثرت۔** (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت سے معلوم ہوا کہ دُرُود شریف کی کثرت بھی **نیک بننے کا نُسخہ** ہے۔ اے کاش! ہم اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقْت دُرُود و سلام پڑھتے رہیں۔

تُربَت میں ہوگی دید رسولِ اَنام کی
عادت بنا رہا ہوں دُرُود و سلام کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تین روزہ اجتماع (۲، ۳، ۴ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں فرمایا۔ ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔**مجلسِ مکتبۃُ المدینہ**

قد آور سانپ

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفّار سے کسی نے ان کی توبہ کا سبب پوچھا تو فرمایا: میں محکمۂ پولیس میں سِپاہی تھا، گناہوں کا عادی اور پکّا شرابی تھا۔ میری ایک ہی بچّی تھی اس سے مجھے بے حد پیار تھا۔ وہ ۲ دو سال کی عُمْر میں فوت ہوگئی، میں غم سے نِڈھال ہوگیا۔ اِسی سال جب شبِ بَرَاءَت آئی میں نے نَمازِ عشا تک نہ پڑھی، خوب شراب پی اور نشے ہی میں مجھے نیند نے گھیر لیا۔ میں خواب کی دنیا میں پَہُنچ گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ مَحشر برپا ہے، مُردے اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کر جَمْع ہو رہے ہیں، اِتنے میں مجھے اپنے پیچھے سَرسَراہٹ محسوس ہوئی، مُڑکر جو دیکھا تو ایک **قد آور سانپ** منہ کھولے مجھ پر حملہ آور ہونے والا تھا! میں گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا، سانپ بھی میرے پیچھے پیچھے دوڑنے لگا، اِتنے میں ایک نورانی چِہرے والے **کمزور بُزُرگ** پر میری نظر پڑی، میں نے ان سے فریاد کی، ''اُنہوں نے فرمایا: میں بے حد کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کرسکتا۔'' میں پھر تیزی کے ساتھ بھاگنے لگا، سانپ بھی برابر تَعاقُب میں تھا، دوڑتے دوڑتے میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا، ٹیلے کے اُس طرف **خوفناک آگ** شُعلہ زَن تھی اور کافی لوگ اُس میں جل رہے تھے، میں اُس میں گرنے ہی والا تھا کہ آواز آئی: ''پیچھے ہٹ جا تو اس آگ کیلئے نہیں ہے۔'' میں نے اپنے آپ کو سنبھالا دیا اور پلٹ کر دوڑنے لگا اور **سانپ** بھی پیچھے پیچھے تھا، وُہی **کمزور بُزُرگ** مجھے پھر مل گئے اور رَو کر فرمانے لگے: ''افسوس! میں بَہُت ہی کمزور ہوں آپ کی مدد نہیں کرسکتا، وہ دیکھئے سامنے جو

گول پہاڑ ہے وہاں مسلمانوں کی ''امانتیں'' ہیں، وہاں تشریف لے جائیے، اگر آپ کی بھی وہاں کوئی اَمانت ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رِہائی کی کوئی صورت نکل آئے گی۔'' میں گول پہاڑ پر پہنچا، وہاں دَریچے بنے ہوئے تھے، ان دَریچوں پر ریشمی پردے لٹک رہے تھے، دروازے **سونے** کے تھے اور ان میں **موتی** جَڑے ہوئے تھے۔ فِرِشتے اعلان فرمانے لگے: ''پردے ہٹادو'' دروازے کھول دو، شاید اِس پریشان حال کی کوئی ''امانت'' یہاں موجود ہو، جو اِسے سانپ سے بچالے۔'' دریچے کُھل گئے اور بَہُت سارے بچّے چاند سے چِہرے چمکاتے جھانکنے لگے، ان ہی میں میری فوت شدہ دو سالہ **بچّی** بھی تھی، مجھے دیکھ کر وہ رو رو کر چِلّانے لگی: ''خدا کی قسم! یہ تو میرے ابّو جان ہیں،'' پھر زوردار چھلانگ لگا کر وہ میرے پاس آ پہنچی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ تھام لیا۔ یہ دیکھ کر وہ **قدآور سانپ** پلٹ کر بھاگ کھڑا ہوا، اب میری جان میں جان آئی، بچّی میری گود میں بیٹھ گئی اور سیدھے ہاتھ سے میری داڑھی سَہلاتے ہوئے اُس نے پارہ 27 سُوْرَۃُ الْحَدِیْد کی 16ویں آیت کا یہ جُز تلاوت کیا:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد اور اس حق (یعنی قرآن پاک) کیلئے جو اترا۔

اپنی بچّی سے یہ آیتِ کریمہ سن کر میں رو پڑا۔ میں نے پوچھا: بیٹی وہ **قدآور سانپ** کیا بلا تھی؟ کہا: وہ آپ کے بُرے اعمال تھے جن کو آپ بڑھاتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ **قدآور سانپ** نُما

بداعمالیاں آپ کو جہنَّم میں پہنچانے کے درپے ہیں۔ پوچھا: وہ کمزور بُزُرگ کون تھے؟ کہا: وہ آپ کی نیکیاں تھیں چُونکہ آپ نیک عمل بَہُت کم کرتے ہیں لٰہذا وہ بے حد کمزور ہیں اور آپ کی بُرائیوں کا مقابلہ کرنے سے قاصِر۔ میں نے پوچھا: تم یہاں پہاڑ پر کیا کرتی ہو؟ کہا: ''مسلمانوں کے فوت شُدہ بچّے یہیں مُقیم ہو کر قِیامت کا انتظار کرتے ہیں، ہمیں اپنے والِدَین کا انتِظار ہے کہ وہ آئیں تو ہم ان کی شَفاعت کریں۔'' پھر میری آنکھ کُھل گئی، میں اس خواب سے سہم گیا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنے تمام گناہوں سے رو رو کر توبہ کی۔ (روضُ الرّیاحین ص ۱۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فوت شُدہ بچّہ ماں باپ کو جنّت میں لے جائیگا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت میں ہمارے لئے عبرت کے بے شُمار مَدَنی پھول ہیں، جن میں ایک مَدَنی پھول یہ بھی ہے کہ جس کا نابالِغ بچّہ فوت ہوجاتا ہے وہ نقصان میں نہیں بلکہ فائدے میں رَہتا ہے، جیسا کہ سیِّدُنا مالِک بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی فوت شُدہ مَدَنی مُنّی خواب میں ان کی ہِدایت کا باعِث بنی اور شراب نوشی اور گناہوں کی کثرت کرنے والے کو اُٹھا کر آسمانِ ولایت کا دَرَخْشَندہ ستارہ بنادیا! **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جن ۲ دو مسلمان میاں بیوی کے ۳ تین بچّے فوت ہوجائیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل ورحمت سے ان دونوں کو جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگر صِرْف ۲ دو بچّے فوت ہوئے ہوں تو؟ فرمایا: دو بھی۔ پھر عرض کی:

اگر ایک بچّہ فوت ہوا ہو تو؟ فرمایا: ہاں ایک بھی، اس کے بعد فرمایا: اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچّا بچّہ (یعنی ماں کے پیٹ سے نامکمّل گر جانے والا) فوت ہوجائے اور وہ اس پر صَبْر کرے تو وہ بچّہ اپنی ماں کو اپنی نال[1] کے ذَرِیعے کھینچتا ہوا جنّت میں لے جائے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ ص ٢٥٤ حديث ٢٢١٥١)

آپَس میں ہنسنے پر آیت کا نُزُول

بیان کردہ حضرتِ سیِّدُ نا مالِک بن دینار عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡغَفَّار کی ایمان افروز حِکایت میں دل پر چوٹ لگانے والی جس آیتِ قرانی کا تذکرہ ہے **تفسیر خزائنُ العِرفان** میں اس کا شانِ نُزُول یہ ہے: اُمُّ المومنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دولت سرائے اقدس سے باہَر تشریف لائے تو مسلمانوں کو دیکھا کہ آپَس میں ہنس رہے ہیں۔ فرمایا: تم **ہنستے** ہو! ابھی تک تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے امان نہیں آئی اور تمہارے ہنسنے پر یہ آیت نازِل ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اِس ہنسی کا کفّارہ کیا ہے؟ فرمایا: اتنا ہی **رونا**۔

(تفسير خزائن العرفان پ٢٧، الحديد زير آيت ١٦)

نَدامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہوجاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے نَدامت سے

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] یعنی وہ آنت جو رِحمِ مادر میں بچّے کے پیٹ سے جُڑی ہوتی ہے اور جسے پیدائش پر کاٹ کر جدا کر دیتے ہیں۔

بانسری سے آیت کی آواز گونج اُٹھی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی! یہ آیتِ کریمہ نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہے، اس ضِمن میں ایک اور ایمان افروز حِکایت سماعت فرمایئے، چُنانچِہ اس آیتِ مبارَکہ کو سن کر نہ جانے کتنوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقِلاب آ گیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا **عبدُ اللہ بن مبارَک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میرا عُنفُوانِ شباب تھا، اپنے دوستوں کے ہمراہ سیر وتفریح کرتے ہوئے ایک باغ میں پہنچا، مجھے بانسری بجانے کا بَہُت شوق تھا، رات جوں ہی بانسری بجانے کیلئے اٹھائی، بانسری میں سے یہ آیتِ کریمہ گونج اُٹھی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ انکے دل جھک جائیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد (کیلئے)۔ (پ ٢٧، الحدید: ١٦)

آیت سُن کر میرا دل چوٹ کھا گیا، میں نے بانسری توڑ ڈالی اور گناہوں سے سچّے دل سے توبہ کی اور عہد کیا کہ کوئی ایسا کام ہرگز نہیں کروں گا جو مجھے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے دُور کر دے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٥ ص ٤٦٨ حدیث ٧٣١٧)

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

دیکھا آپ نے! یہ آیتِ کریمہ حضرتِ سیِّدُ نا **عبدُ اللہ بن مبارَک** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت کا ذَرِیعہ بن گئی اور آپ وِلایت کے بَہُت بڑے منصب پر فائِض ہو گئے۔ ایک بار آپ رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لئے جا رہے تھے کہ ایک نابینا ملا، آپ رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

کہو کیا حاجت ہے؟ عرض کی: آنکھیں درکار ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اُسی وَقت دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھا دیئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **اُس نابینا کی آنکھیں روشن کر دیں**۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۱۶۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ڈاکو کو ہدایت کیسے ملی؟

حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "**سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض** رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے نیک بننے کا سبب بھی یِہی آیت بنی۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے مشہور ڈاکو تھے۔ کسی عورت کے عشق میں گرِفتار ہوگئے، وہ بھی بدکاری کیلئے آمادہ ہوگئی، جب مقرّرہ وَقت پر گئے تو کہیں سے اِسی آیت **اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ** ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وَقت نہ آیا کہ انکے دل جھک جائیں **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد (کیلئے)۔ (پ۲۷، الحدید: ۱۶) کی تلاوت کی آواز آرہی تھی، دل کی دنیا زیر و زبر ہوگئی، روتے ہوئے پلٹے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگی، نیکیوں میں دل لگایا، مکّۂ مکرّمہ میں عرصۂ دراز تک عبادت کی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مقبول اولیاء میں شامل ہوئے۔ (روحُ البیان ج ۹ ص ۳۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیٹے کی موت پر مسکراہٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشائخ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا **فُضَیل بن عِیاض** رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کو کسی نے کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جس دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے

شہزادے حضرتِ سیِّدُنا **علی بن فضیل** رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تعالٰی نے وفات پائی تو آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ مسکرانے لگے! لوگوں نے عرض کی: یہ کون سا خوشی کا موقع ہے جو آپ مسکرا رہے ہیں! فرمایا: میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی ہو کر مسکرا رہا ہوں، کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہی کے سبب میرے بیٹے کو قضا آئی ہے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی پسند اپنی پسند۔ (تذکرۃ الاولیاء ج ١ ص ٨٦ مُلَخَّصاً)

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی
میں سُکھ نوں چُلّھے پاواں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا آپ نیک بننا چاہتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ واقِعی نیک بننا چاہتے ہیں؟ اگر ہاں تو پھر اس کیلئے آپ کو تھوڑی بہُت کوشِش کرنی پڑے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طَلَبہ عِلمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے 40 جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 **مَدَنی اِنْعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنْعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل "**فکرِ مدینہ کرتے ہوئے**" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنْعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنْعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اکثر دُور ہو جاتی ہیں اور اس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو

چاہئے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے **مکتبۃُ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسَبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سِن کے مُطابِق ہر مَدَنی یعنی قمری ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے **مَدَنی اِنعامات** کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔

مَدَنی اِنعامات پر کرتا رہے جو بھی عمل ۔۔۔ تُو ولی اپنا بنا لے اس کو ربِّ لم یَزَل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یومِ قُفلِ مدینہ

فُضُول بات کرنے میں گناہ نہیں مگر فُضُول بولتے بولتے گناہوں بھری باتوں میں جا پڑنے کا سخت اندیشہ رہتا ہے اس لئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں ہر مہینے کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرب تا پیر مغرب) ''یومِ قُفلِ مدینہ'' منانے کی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے ترغیب ہے، اِس کا لُطف تو وُہی سمجھ سکتا ہے جو یہ دن مناتا ہے۔ اِس میں **مکتبۃُ المدینہ** کا رسالہ ''خاموش شہزادہ'' (48 صَفْحات) ایک بار پڑھنا یا سننا ہے، اکیلے پڑھئے یا آپس میں تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سنا دیجئے، اِس طرح خاموشی کا جذبہ ملے گا۔ **یومِ قُفلِ مدینہ** میں حتَّی الْاِمکان ضَرورت کی بات بھی اِشارے سے یا لکھ کر کیجئے۔ ہاں جو اِشارے وغیرہ نہ سمجھتا ہو یا جہاں بولنا ضَروری ہو وہاں زَبان سے بولئے مَثَلاً سلام و جوابِ سلام، چھینک پر حمد یا حمد کرنے والے کا جواب، اِسی طرح نیکی کی دعوت دینا وغیرہ وغیرہ۔ جو لوگ اِشارے نہیں سمجھتے اُن کے ساتھ ضَرورتاً زَبان سے بات چیت کیجئے اور یہ مَدَنی پھول تو عُمر

بھر کیلئے قبول فرمالیجئے کہ جب بھی کام کی بات کرنی ہو کم سے کم الفاظ میں نمٹالی جائے، اتنا زیادہ مت بولئے کہ مُخاطَب یعنی جس سے بات کررہے ہیں وہ بیزار ہو جائے۔ بہر حال ہر اُس انداز سے بچئے جو تَنْفیرِ عوام (یعنی لوگوں میں نفرت پھیلنے) کا باعِث ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض ایسے بھی ہیں جو ہر ماہ لگا تار تین[3] دن ''یومِ قُفلِ مدینہ'' مناتے ہیں۔ کاش! ہم زندگی بھر روزانہ ہی ''یومِ قُفلِ مدینہ'' منانے والے بن جائیں۔ کاش! دل کے مَدَنی گلدستے میں عُمر بھر کیلئے یہ مَدَنی پھول سج جائے: ''فُضُول گوئی سے بچو تاکہ گناہوں بھری باتوں میں پڑ کر جہنَّم میں نہ جا پڑو!''

عامِلینِ مَدَنی اِنْعامات کے لئے بِشارتِ عُظمٰی

مَدَنی اِنْعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس **مَدَنی بہار** سے لگایئے چُنانچہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ (یعنی قسمیہ) بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱۴۲۶ ہجری کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رَحْمت** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارَکہ کو جُنْبِش ہوئی اور رَحْمت کے پھول جھڑنے لگے، اور میٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اُس کی مغفِرت فرمادیگا۔**

''مَدَنی اِنعامات'' کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قُربِ حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسرا مَدَنی انعام

72 **مَدَنی اِنْعامات** میں اسلامی بھائیوں کیلئے **دوسرا مَدَنی اِنْعام** یہ ہے: ''کیا آپ روزانہ پانچوں نَمازیں مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرتے ہیں؟''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرْف اس ایک مَدَنی اِنعام پر اگر کوئی صحیح معنوں میں کاربند ہوجائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا بیڑا پار ہوجائے۔ نَماز کے فضائل سے کون واقِف نہیں؟

تمام صغیرہ گناہ مُعاف

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے **مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو دو رَکْعت نَماز پڑھے اور ان میں سَہْو (یعنی غَلَطی) نہ کرے تو جو پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرما دیتا ہے۔ (یہاں گناہِ صغیرہ مُعاف ہونا مراد ہیں)

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ ص۶۲ حدیث ۲۱۷۴۹)

جماعت کی فضیلت

دیکھا آپ نے! دو رَکْعت کی جب یہ فضیلت ہے تو پانچ فرض نَمازوں کی کیسی کیسی بَرَکتیں ہونگی! اس ''مَدَنی اِنعام'' میں نمازیں باجماعت ادا کرنی ہیں، اور جماعت کی فضیلت کے تو کیا کہنے! **مسلم شریف** میں **سیِّدُنا عبدُاللّٰہ ابنِ عمر** رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے: **تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نَمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے 27 دَرَجے بڑھ کر ہے۔'' (مسلم ص ۳۲۶ حدیث ۶۵۰)

تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت

مزید اس "مَدَنی اِنعام" میں تکبیرِ اُولیٰ کا بھی ذِکر ہے۔ اس کی بھی فضیلت سنئے اور جھومئے ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے: سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو مسجِد میں باجماعت 40 راتیں نمازِ عشا اس طرح پڑھے کہ پہلی رَکعت فوت نہ ہو، اللہ عزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جہنَّم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔" (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۳۷ حدیث ۷۹۸)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! چالیس راتیں جب عشا کی چاروں رَکعتیں باجماعت ادا کرنے کی یہ فضیلت ہے تو زندہ رہ جانے کی صورت میں بَرَسہا برس تک پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کا کیا مقام ہوگا!

نَماز میں حج کا ثواب

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: "جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض نَماز کے لیے نکلا اس کا ثواب ایسا ہے جیسا حج کرنے والے مُحْرِم (اِحْرام باندھنے والے) کا۔" (ابوداوٗد ج ۱ ص ۲۳۱ حدیث ۵۵۸)

دن میں پانچ مرتبہ غُسل کی مثال

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ راحت وقلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطّر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: بتاؤ اگر کسی کے دروازے پر ایک نَہر ہو جس میں وہ ہر روز پانچ بار غُسل

کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کے مَیل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پانچوں نَمازوں کی ایسی ہی مثال ہے اللہ تعالٰی ان کے سبب خطائیں مٹادیتا ہے۔ (مسلم ص ۳۳٦ حدیث ٦٦٧)

جنّتی ضِیافت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس ''مَدَنی اِنْعام'' کی رُو سے نَمازیں بھی مسجِد ہی میں ادا کرنی ہیں اور مسجِد کو جانا سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو صُبح یا شام مسجِد میں آئے، اللہ تَعَالٰی اُس کے لیے جنّت میں ایک ضِیافت تیّار فرمائے گا۔'' (ایضاً حدیث ٦٦٩)

پہلی صَف

پہلی صَف کا ذِکر بھی اِس ''مَدَنی اِنْعام'' میں موجود ہے۔ سرکارِ مکّۃُ المکرّمہ، سردارِ مدینۃُ المنوّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''لوگ اگر جانتے کہ اذان اور پہلی صَف میں کیا ہے تو بِغیر قُرعہ ڈالے نہ پاتے لہٰذا اِس کیلئے قُرعہ اندازی کرتے۔'' (مسلم ص ۲۳۱ حدیث ٤۳۷)

ایک اور روایت میں ہے: رَحْمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے پہلی صَف پر دُرُود (یعنی رَحْمت) بھیجتے ہیں، صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اور دوسری صَف پر؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں پہلی صَف پر، صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے پھر عرض کی:

یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دوسری پر بھی؟ فرمایا: دوسری پر بھی۔ مزید ارشاد فرمایا: صَفیں برابر کرو اور کندھے کو مُقابِل (یعنی ایک سیدھ میں) کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نَرم ہو جاؤ اور کُشادگیوں (یعنی صف کی خالی جگہوں) کو بند کرو کہ شیطٰن بَھیڑ کے بچّے کی طرح تمہارے بیچ میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۸ ص۲۹۶ حدیث ۲۲۳۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کون سا عمل زِیادہ افضل؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے آپ میں سے کسی کو ''مَدَنی اِنْعامات'' مشکِل معلوم ہوں مگر ہمّت نہ ہاریں۔ مَنقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اَحْمَزُهَا یعنی ''افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں مَشقَّت زیادہ ہو۔'' (مَقاصِدِ حَسَنہ ص۷۹) حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدھَم عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں: ''دنیا میں جو عمل جتنا دشوار ہوگا بروزِ قِیامت میزانِ عمل میں وہ اُتنا ہی زِیادہ وَزْن دار ہوگا'' (تذکرۃُ الاولیاء ج۱ ص۹۵) جب عمل شُروع کردیں گے تو وہ آپ کیلئے اِنْ شَآءَ اللہ عزَّوجلَّ آسان ہو جائے گا۔ غالباً آپ کو تجرِبہ ہوگا کہ سَخْت سردی کے وَقْت وُضُو کیلئے بیٹھتے ہیں تو شُروع میں سردی سے دانت بجتے ہیں پھر ہمّت کر کے جب وُضو شُروع کر دیتے ہیں تو اگرچہ ابتِداءً ٹھنڈک زِیادہ محسوس ہوتی ہے مگر پھر بتَدرِیج کم ہو جاتی ہے۔ ہر مشکِل کام کا یِہی اُصول ہے۔ مَثَلاً کسی کو کوئی مُہلِک بیماری لگ جائے تو وہ بے چَین ہو جاتا ہے پھر رَفتہ رَفتہ جب عادی ہو جاتا ہے تو قوّتِ برداشت

بھی پیدا ہوجاتی ہے۔ایک اسلامی بھائی **عِرقُ النَّساء** کے مَرَض میں مبتَلا ہوگئے یہ مرض عُموماً پاؤں کے ٹخنے سے لیکر ران کے اوپر کے جوڑ تک ہوتا ہے اور مہینوں اور بعضوں کو برسوں تک نہیں جاتا۔وہ تشویش میں پڑ گئے تھے۔میں نے عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بہتر کرے گا۔گھبرائیں نہیں جب آپ عادی ہوجائیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ برداشت کرنا آسان ہوجائے گا۔کچھ عرصے بعد ملے تو میرے اِسْتِفسار پر بتایا کہ درد تو وُہی ہے مگر آپ کے کہنے کے مطابق میں عادی ہوچکا ہوں اس لئے کام چل جاتا ہے۔**مَدَنی اِنْعامات** چونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا فرمانبردار بنانے اور دنیا وآخرت کی بہتریاں دلانے کیلئے ہیں۔لہٰذا شیطان اس میں کافی رکاوٹیں کھڑی کرے گا مگر آپ ہمّت مت ہاریئے،بس یہ ذِہْن بنا لیجئے کہ مجھے ان ''مَدَنی اِنْعامات'' پر عمل کرنا ہی چاہیے۔

سروَرِ دیں! لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نَفْس و شیطاں سیِّدا کب تک دباتے جائینگے (حدائقِ بخشش شریف)

مَدَنی کام بڑھانے کا نُسخہ

اگر دعوتِ اسلامی کے ذمّے داران خُصُوصی توجُّہ فرما کر اس مَدَنی کام کا بِیڑا اُٹھالیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف سنّتوں کی **بہار** آجائے۔اگر آپ سب نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطر بَصَمِیمِ قَلْب **مَدَنی اِنْعامات** پر عمل شُروع کردیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جیتے جی اور وہ بھی جلد ہی اس کی بَرَکتیں دیکھ لیں گے،آپ کو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سُکونِ قَلْب

نصیب ہوگا، باطِن کی صفائی ہوگی، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے سَوتے (یعنی چشمے) آپکے دل سے پھوٹیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام حیرت انگیز حد تک بڑھ جائے گا۔ چُونکہ ''مَدَنی اِنْعامات'' پر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے حُصول کا ذَرِیعہ ہے، لہٰذا شیطان آپ کو بَہُت سُستی دلائے گا، طرح طرح کے حیلے بہانے سُجھائے گا، آپ کا دل نہیں لگ پائے گا، مگر آپ ہمّت مت ہاریئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل بھی لگ ہی جائیگا۔

اے رَضا ہر کام کا اک وَقت ہے

دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا (حدائقِ بخشش شریف)

عمل کرنے والوں کی تین اَقسام

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابوعثمان مغربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی سے اُن کے ایک مُرید نے عرض کی: یاسیِّدی! کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دل کی رَغبت کے بِغیر بھی میری زبان سے ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ جاری رَہتا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: ''یہ بھی تو مقامِ شکر ہے کہ تمہارے ایک عُضْو (یعنی زبان) کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے ذِکْر کی توفیق بخشی ہے۔'' جس کا دل ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں نہیں لگتا اُس کو بعض اَوقات شیطان وَسوسہ ڈالتا ہے کہ جب تیرا دل ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں نہیں لگتا تو خاموش ہوجا کہ ایسا ذِکْر کرنا بے اَدَبی ہے۔ امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے

ہیں: اِس وَسوَسے کا جواب دینے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ **ایک قسم** ان لوگوں کی ہے جوایسے موقع پر شیطان سے کہتے ہیں: ''خوب توجُّہ دِلائی اب میں تجھے زِچ (یعنی بیزار) کرنے کیلئے دل کوبھی حاضِر کرتا ہوں۔'' اس طرح شیطان کے زخموں پر نمک پاشی ہوجاتی ہے۔ **دوسرے** وہ احمق ہیں جو شیطان سے کہتے ہیں: ''تو نے ٹھیک کہا جب دل ہی حاضِر نہیں تو زبان ہِلائے جانے سے کیا فائدہ!'' اوروہ ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے خاموش ہوجاتے ہیں۔ یہ نادان سمجھتے ہیں کہ ہم نے عقلمندی کا کام کیا حالانکہ اُنہوں نے شیطان کو اپنا ہمدرد سمجھ کر دھوکا کھالیا ہے۔ **تیسرے** وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: اگرچِہ ہم دل کو حاضِر نہیں کرسکے مگر پھر بھی زَبان کو ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں مصروف رکھنا خاموش رہنے سے بہتر ہے، اگرچِہ دل لگا کر ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کرنا اس طرح کے ذِکْرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے کہیں بہتر ہے۔

(کیمیائے سعادت ج۲ ص۷۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

توبہ کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دل نہ لگے تب بھی عمل جاری رکھنا ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔ بَہَر حال **نیک بننے کا نُسخہ** حاضِر کیا ہے، اِس کے مطابِق عمل کرتے جایئے۔ کبھی نہ کبھی تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ منزِل پا ہی لیں گے۔ **مَدَنی اِنعام نمبر 16** میں روزانہ دو رَکْعت **نمازِ توبہ** ادا کرکے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی ترغیب

دی گئی ہے۔توبہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے اور نیک بننے کا بہترین مَدَنی نُسخہ ہے۔ مَعَاذَاللہ اگر کبھی گناہ سَر زَد ہوجائے تو اُسی وَقْت توبہ کر لینا واجب ہے توبہ میں تاخیر خود ایک نیا گناہ ہے۔توبہ کی ایک فضیلت سنئے اور جُھومئے! رسولِ اکرم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: **اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ**۔ یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں ہے۔ (ابنِ ماجه ج٤ ص ٤٩١ حديث ٤٢٥٠)

نیک بننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** سے ہر دم وابَستہ رہیے، **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں اوّل تا آخر شرکت فرمایئے، ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ زندگی میں یکمشت 12 ماہ اور ہر 12 ماہ میں 30 دن نیز ہر 30 دن میں کم از کم 3 دن سُنّتوں کی تربیّت کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافِلے** میں ضَرور سفر کرے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختِتام کی طرف لاتے ہوئے **سنّت** کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (اِبنِ عَساکِر ج٩ ص٣٤٣)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"تعزیَت سنّتِ مبارَکہ ہے" کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے تعزیَت کے 16 مَدَنی پھول

❁ 3 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ جوکسی مصیبت زدہ سے تعزیَت کریگا اُس کے لئے اُس مصیبت زدہ جیسا ثواب ہے (ترمذی ج۲ص ۳۳۸ حدیث ۱۰۷۵) ﴿۲﴾ جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا (ابن ماجه ج۲ ص ۲٦۸ حدیث ۱٦۰۱) ﴿۳﴾ جوکسی غمزدہ شخص سے تعزیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمِیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جوکسی مصیبت زدہ سے تعزیَت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج٦ص ۴۲۹ حدیث ۹۲۹۲) ❁ حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ ربُّ الْعِزَّت میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "اے موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام)! وہ لوگ جو مریضوں کی عِیادت کرتے ہیں، جنازے کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی فوت شدہ بچّے کی ماں سے تعزیَت کرتے ہیں" (تمهيدالفرش للسيوطی ص٦٢) ❁ تعزیَت کا معنیٰ ہے: مصیبت زدہ آدمی کو صَبْر کی تلقین کرنا۔ "تعزیَت مَسنون (یعنی سنّت) ہے" (بہارِشریعت ج۱ص۸۵۲) ❁ دَفْن سے پہلے بھی تعزیَت جائز ہے، مگر اَفضل یہ ہے کہ دَفْن کے بعد ہو یہ اُس وَقت ہے کہ اولیائے مَیِّت (مَیِّت کے اہلِ خانہ) جَزَع وفَزَع (یعنی رونا پیٹنا) نہ کرتے ہوں، ورنہ اُن کی تسلّی کے لیے

دَفْن سے پہلے ہی کرے (جوہرہ ص ۱۴۱) ❁ **تعزِیَت** کا وَقْت موت سے تین[۳] دن تک ہے، اِس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب **تعزِیَت** کرنے والا یا جس کی **تعزِیَت** کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے عِلْم نہیں تو بعد میں حَرَج نہیں (ایضاً ، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۷۷) ❁ (تعزِیَت کرنے والا) عاجزی وانکساری اور رنج وغم کا اِظہار کرے، گفتگو کم کرے اور مسکرانے سے بچے کہ (ایسے موقع پر) مسکرانا (دلوں میں) بُغض وکینہ پیدا کرتا ہے (آدابِ دین ص ۳۰) ❁ مُسْتَحَب یہ ہے کہ مَیِّت کے تمام اَقارِب کو **تعزِیَت** کریں، چھوٹے بڑے مَرْد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے مَحارِم ہی **تعزِیَت** کریں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۲) **تعزِیَت** میں یہ کہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو صَبْرِ جمیل عطا فرمائے اور اس مصیبت پر اجرِ عظیم عطا فرمائے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی مغفِرت فرمائے۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لفظوں سے **تعزِیَت** فرمائی: اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (ترجمہ:) خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک مقرّرہ وَقْت تک ہے، لہٰذا صَبْر کرو اور ثواب کی اُمّید رکھو (بُخاری ج ۱ ص ۴۳۴ حدیث ۱۲۸۴) ❁ مَیِّت کے اَعِزّہ (یعنی عزیزوں) کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ اُن کی **تعزِیَت** کیلئے آئیں اس میں حَرَج نہیں اور مکان کے دروازے پر یا شارِعِ عام (یعنی عام راستے) پر بچھونے (یا دری وغیرہ) بچھا کر بیٹھنا بُری بات ہے (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۷ ، رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۷۷) ❁ قَبْر کے قریب **تعزِیَت** کرنا مکروہِ (تنزیہی) ہے (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۷۷) بعض قوموں میں وفات کے بعد آنے والی پہلی شبِ براءت یا پہلی عید کے موقع پر عزیز واَقرِباء اہلِ مَیِّت کے گھر تعزِیَت

کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں یہ رسم غلط ہے، ہاں جو کسی وجہ سے تعزیت نہ کر سکا تھا وہ عید کے دن تعزیت کرے تو حَرَج نہیں اسی طرح پہلی بقرعید پر جن اہلِ میت پر قربانی واجب ہو انہیں قربانی کرنی ہوگی ورنہ گنہگار ہوں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سوگ کے ایام گزر جانے کے باوُجود عید آنے پر میت کا سوگ (غم) کرنا یا سوگ کے سبب عمدہ لباس وغیرہ نہ پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ البتہ ویسے ہی کوئی عمدہ لباس نہ پہنے تو گناہ نہیں ❁ جو ایک بار **تعزیت** کر آیا اُسے دوبارہ **تعزیت** کے لیے جانا مکروہ ہے (دُرِّمُختار ج۳ ص۱۷۷) ❁ اگر **تعزیت** کے لئے عورتیں جمع ہوں کہ نوحہ کریں تو انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے (بہارِ شریعت ج۱ ص ۸۵۳) ❁ **نوحہ** یعنی میت کے اَوصاف مبالغہ کے ساتھ (یعنی بڑھا چڑھا کر خوبیاں) بیان کر کے آواز سے رونا جس کو ''بَین'' کہتے ہیں بالاجماع **حرام** ہے۔ یوہیں واوَیلا وامُصیبتا (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کے چلّانا (ایضاً ص ۸۵۴) ❁ اَطِبّاء (یعنی طبیب) کہتے ہیں کہ (جو اپنے عزیز کی موت پر سخت صدمے سے دوچار ہو اُس کے) میت پر بالکل نہ رونے سے سخت بیماری پیدا ہو جاتی ہے، آنسو بہنے سے دل کی گرمی نکل جاتی ہے، اِس لیے اِس (بغیر نوحہ) رونے سے ہرگز منع نہ کیا جائے (مراٰۃ المناجیح ج۲ ص۵۰۱) ❁ **مُفَسّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: تعزیت کے ایسے پیارے الفاظ ہونے چاہئیں جس سے اُس غمزدہ کی تسلّی ہو جائے، فقیر کا تجربہ ہے کہ اگر اس موقع پر غمزدوں کو واقعاتِ کربلا یاد دلائے جائیں تو بہت تسلّی ہوتی ہے۔ تمام تعزیتیں ہی بہتر ہیں مگر بچّے کی وفات پر (محارِم کا اُس کی) ماں کو تسلی دینا بہت ثواب ہے۔ (مُلَخّص از مراٰۃ المناجیح ج۲ ص ۵۰۷)

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

"اجتماعِ ذِکْر ونعت" برائے ایصالِ ثواب

دعوتِ اسلامی کے تمام ذِمّے داروں کی خدمتوں میں مَدَنی اِلتجا ہے کہ آپ کے یہاں کسی اسلامی بھائی کو مَرَض یا مصیبت (مَثَلاً بچّہ بیمار ہونا، نوکری چھوٹنا، چوری یا ڈکیتی ہونا، اسکوٹر یا موبائل فون چِھن جانا، حادِثہ پیش آنا، کاروبار میں نقصان ہو جانا، عمارت گر جانا، آگ لگ جانا، کسی کی وفات ہو جانا وغیرہ کوئی سا بھی صدمہ) پہنچے، ثواب کی نیّت سے اُس دُکھیارے کی دِلجوئی کر کے ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے کہ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **بیشک اللہ** تَعَالٰی کی بارگاہ میں فرائض کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مسلمان کو **خوش** کرے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) اِنتقال ہو جانے پر ہو سکے تو فوراً میّت کے گھر وغیرہ پر حاضری دیجئے، ممکنہ صورت میں غُسلِ میِّت، نمازِ جنازہ بلکہ تدفین میں بھی حصّہ لیجئے۔ مالداروں اور دُنْیوی نامداروں کی دلجوئی کرنے والوں کی عُموماً اچّھی خاصی تعداد ہوتی ہے، مگر بے چارے غریبوں کا پُرسانِ حال کون؟ بے شک اچھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ اہلِ ثَروت کی تعزیَت فرمایئے مگر غریبوں کو بھی نظر انداز مت کیجئے، ان "شخصیّات" کے ساتھ ساتھ بِالخصوص آپ کے جس ماتَحت غریب اسلامی بھائی کے یہاں میِّت ہو جائے، اُسے رِشتے داروں وغیرہ کو جَمع کرنے کی ترغیب دلا کر اُس کے مکان پر زیادہ سے زیادہ 92 مِنَٹ کا "**اجتماعِ ذِکْر و نعت**" رکھئے، اگر سب تک آواز پہنچتی ہو تو پھر بلا حاجت "ساؤنڈ سسٹم" لگانے کے مُعاملے میں خدا سے ڈرئیے، حسبِ حیثیّت **لنگرِ رسائل** کا ضَرور ذِہْن دیجئے، مگر طعام کا اہتمام ہرگز نہ ہونے دیجئے، (**مسئلہ:** تیجے کا کھانا چونکہ عموماً دعوت کی صورت میں ہوتا ہے اس لئے اَغْنِیا کے لئے جائز نہیں صِرْف غُرَباء و مساکین کھائیں، تین۳ دن کے بعد بھی میِّت

کے کھانے سے اَغنِیا (یعنی جو فقیر نہ ہوں اُن) کو بچنا چاہئے۔) جو وَقت طے ہو جائے اُس کی پابندی کیجئے، ''بعد نمازِ عشا ہو گا'' کہنے کے بجائے گھڑی کے مطابِق وَقت طے کیجئے مَثَلاً رات 9 بجے کا طے ہوا ہے تو لوگوں کا انتِظار کئے بِغیر ٹھیک وَقت پر تِلاوت سے آغاز کر دیجئے، پھر نعت شریف (دَورانیہ 25 مِنَٹ)، سنّتوں بھرا بیان (دَورانیہ 40 مِنَٹ) اور آخر میں ذِکْرُ اللّٰہ (دَورانیہ 5 مِنَٹ)، رِقّت انگیز دُعا (دَورانیہ 12 مِنَٹ) اور صلوٰۃ وسلام (تین اَشعار) مع اختِتامی دعا (دَورانیہ 3 مِنَٹ)۔ عَلاقے کے تمام ذِمّے داران، مُبلِّغین، ممکنہ صورت میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اَراکین اور دیگر اسلامی بھائیوں کی شرکت یقینی بنایئے اور کوشِش کر کے ایصالِ ثواب کیلئے وہاں سے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے سفر کروایئے۔

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 اور (۲) 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ھدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

محمد الیاس قادری رضوی

٦ صفر المظفر ١٤٣٤ھ
20-12-2012

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلٰی)

فہرس

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	ابن عساکر	دارالفکر بیروت
روح البیان	داراحیاءالتراث العربی بیروت	تمہید الفرش	المکتب الاسلامی بیروت
تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	مقاصد حسنہ	دارالکتاب العربی بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیہ بیروت	القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت
مسلم	دارابن حزم بیروت	روض الریاحین	دارالکتب العلمیہ بیروت
ابوداؤد	داراحیاءالتراث العربی بیروت	تذکرۃ الاولیاء	انتشارات گنجینہ تہران
ترمذی	دارالفکر بیروت	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران
ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	عالمگیری	دارالفکر بیروت
معجم کبیر	داراحیاءالتراث العربی بیروت	جوہرہ	باب المدینہ کراچی
معجم اوسط	دارالکتب العلمیہ بیروت	مراۃ المناجیح	ضیاءالقرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت	آداب دین	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فُضُول بات کرنے میں گناہ نہیں مگر فُضُول بولتے بولتے گناہوں بھری باتوں میں جا پڑنے کا سخت اندیشہ رہتا ہے اس لئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت بنانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں ہر مہینے کی پہلی پیر شریف (یعنی اتوار مغرِب تا پیر مغرب تک) ''یومِ قُفلِ مدینہ'' منانے کی اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے ترغیب ہے، اِس کا لُطف تو وُہی سمجھ سکتا ہے جو یہ دن مناتا ہے۔ اِس میں مکتبۃُ الْمدینہ کا رسالہ ''خاموش شہزادہ'' (48 صَفْحات) ایک بار پڑھنا یا سننا ہے، اکیلے پڑھئے یا آپس میں تھوڑا تھوڑا پڑھ کر سنا دیجئے، اِس طرح خاموشی کا جذبہ ملے گا۔ **یومِ قُفلِ مدینہ** میں حتَّی الْاِمکان ضَرورت کی بات بھی اِشارے سے یا لکھ کر کیجئے۔ ہاں جو اشارے وغیرہ نہ سمجھتا ہو یا جہاں بولنا ضَروری ہو وہاں زَبان سے بولئے مَثَلاً سلام و جوابِ سلام، چھینک پر حمد یا حمد کرنے والے کا جواب، اسی طرح نیکی کی دعوت دینا وغیرہ وغیرہ۔ جو لوگ اِشارے نہیں سمجھتے ان کے ساتھ ضَرورتاً زَبان سے بات چیت کیجئے اور یہ مَدَنی پھول تو عُمْر بھر کیلئے قَبول فرمالیجئے کہ جب بھی کام کی بات کرنی ہو کم سے کم الفاظ میں نمٹا لی جائے، اتنا زیادہ مت بولئے کہ مُخاطَب یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ بیزار ہو جائے۔ بہرحال ہر اس انداز سے بچئے جو تنفیرِ عوام (یعنی لوگوں میں نفرت پھیلنے) کا باعِث ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بعض ایسے بھی ہیں جو ہر ماہ لگاتار تین دن ''یومِ قُفلِ مدینہ'' مناتے ہیں۔ کاش! ہم زندگی بھر روزانہ ہی ''یومِ قُفلِ مدینہ'' منانے والے بن جائیں۔ کاش! دل کے مَدَنی گلدستے میں عُمْر بھر کیلئے یہ مَدَنی پھول سج جائے:

''فُضُول گوئی سے بچو تاکہ گناہوں بھری باتوں میں پڑ کر جہنَّم میں نہ جا پڑو!''

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
021-34921389-93 Ext: 2634
MC 1286
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net